قربانی

ازقلم رابعہ عابد یوسف

افسانہ

ناول بینک ویب پر شائع ہونے والے تمام ناولز کے جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جا سکتی ہے۔ اگر آپ اپنی تحریر ناول بینک پر شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں سینڈ کردیں۔ آپ کی تحریر ناول بینک ویب پر شائع کردی جائے گی۔

E-mail : pdfnovelbank@gmail.com
WhatsApp : 92 306 1756508

ناول بینک انتظامیہ

۔ مرحا یہ لیں آپکا فیورٹ گاجر کا حلوہ تیار ہے

ہُرا" مرحا خوشی سے چلائی ۔آپ ورلڈ کی بیسٹ خالہ ہو ۔یہ کہتے ہوئے وہ فوراً نمرہ کے گلے لگ گئی ۔

او ریئیلی" وہ بھی چھ سالہ مرحا کو پیار کرتے ہوئے بولی ۔جو گاجر کا حلوہ دیکھ کر خوش ہو رہی تھی ۔

۔ نمرہ ارسلان مرحا کو لینے آیا ہے۔"شائستہ بیگم نے کچن میں آتے ہی اطلاع دی

نہیں نہیں خالہ آج میں آپکے ساتھ رہوں گی ۔مجھے گھر نہیں جانا... آپکے ساتھ رہنا ہے ۔اس سے پہلے نمرہ کوئی جواب دیتی مرحا فوراً اس سے لپیٹ کر بولی ۔

۔ مگر کیوں بیٹا بابا لینے آئے ہیں نا آپکو. وہ اُسے سمجھانے لگی

خالہ آج ویک اینڈ ہے ۔میں اپنی فرینڈ سے اسٹوری بک لے کر آئی ہوں ۔وہ آپ مجھے پڑھ کر سنایئے گا ۔بابا تو کام میں مصروف ہوتے ہیں۔مجھے آپ سے اسٹویرز سننا اچھا لگتا ہے ۔

بیٹا! آپ نے اپنے بابا سے آج رات رہنے کی اجازت نہیں لی ہے ۔آج آپ چلے جاؤ ۔میں کل کے لیے خود ان سے اجازت لے لوں گی۔آپ یہ گاجر کا حلوہ ساتھ ہی لے جاؤ۔شائستہ بیگم اُسے سمجھانے لگی ۔

کل میں آپکو اسٹوریز بھی سناؤں گی۔اور ہم یوٹیوب کی ہیلپ سے آئسکریم بھی ٹرائی کرینگے۔نمرہ مرحا کا بگڑتا موڈ دیکھ کر بولی

"promise"۔

مرحا نے اپنی ننھی ہیتھلی اسکے سامنے پھیلائی ۔

پکا والا" نمرہ نے اپنا ہاتھ اسکی ننھی ہتھیلی پر رکھتے ہوئے کہا ۔اتنے میں شائستہ "
۔ بیگم مرحا کو لے کر باہر لے گئی ۔جہاں اسکے والد اُسے لینے آئے تھے

****

آج صبح وہ اسائیمینٹ سبمیٹ کرانے کے چکر میں گھر سے زرا عجلت میں نکلی تھی
۔یونیورسٹی پہنچ کر اس نے سب سے پہلے اسائیمینٹ سبمیٹ کروائی ۔اسائیمینٹ
سبمیٹ کروا کے جب وہ کلاس میں پہنچی تو کلاس کب کی شروع ہو چکی تھی
۔وہ سر سے پرمیشن لے کر نعمان کے برار والی نشست پر آکر بیٹھ گئی ۔سر کیا
کہہ رہے تھے ۔اُسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا ۔کیونکہ وہ دیر سے کلاس میں پہنچی
تھی ۔یہی وجہ تھی کہ لیکچر کا سر پیر کچھ سمجھ میں نہیں آیا۔وہ یوں سر ہلا رہی
تھی جیسے اُسے سب سمجھ میں آگیا ہو ۔لیکن تھا اُسکے بر عکس ۔ذہن بہت الجھا ہوا
تھا ۔اُسے نعمان سے بہت ضروری بات کرنی تھی ۔نعمان بھی اُسے دیکھتے ہی

سمجھ گیا تھا ۔کہ وہ کچھ کہنا چاہتی ہے ۔لیکن کلاس تھی کہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔اللہ اللہ کر کے کلاس ختم ہوئی ۔

نعمان مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے ۔کلاس سے سب کے جاتے ہی اُسے نے نعمان کو مخاطب کیا ۔

ہاں بولو کیا بات ہے ۔تم. کلاس میں بھی مجھے کچھ پریشان لگ رہی تھی ۔سب ٹھیک تو ہے نا؟؟ اُسکے لہجے میں نمرہ کے فکر تھی ۔

نعمان... میں چاہتی ہوں ۔شادی کے بعد مرحا ہمارے ساتھ رہے۔نمرہ کی بات نے نعمان کو حیران کر دیا ۔

"یہ کیا کہہ رہی ہو تم ۔ایسا کیسے ممکن ہے ۔"

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ
www.urdunovelbank.com

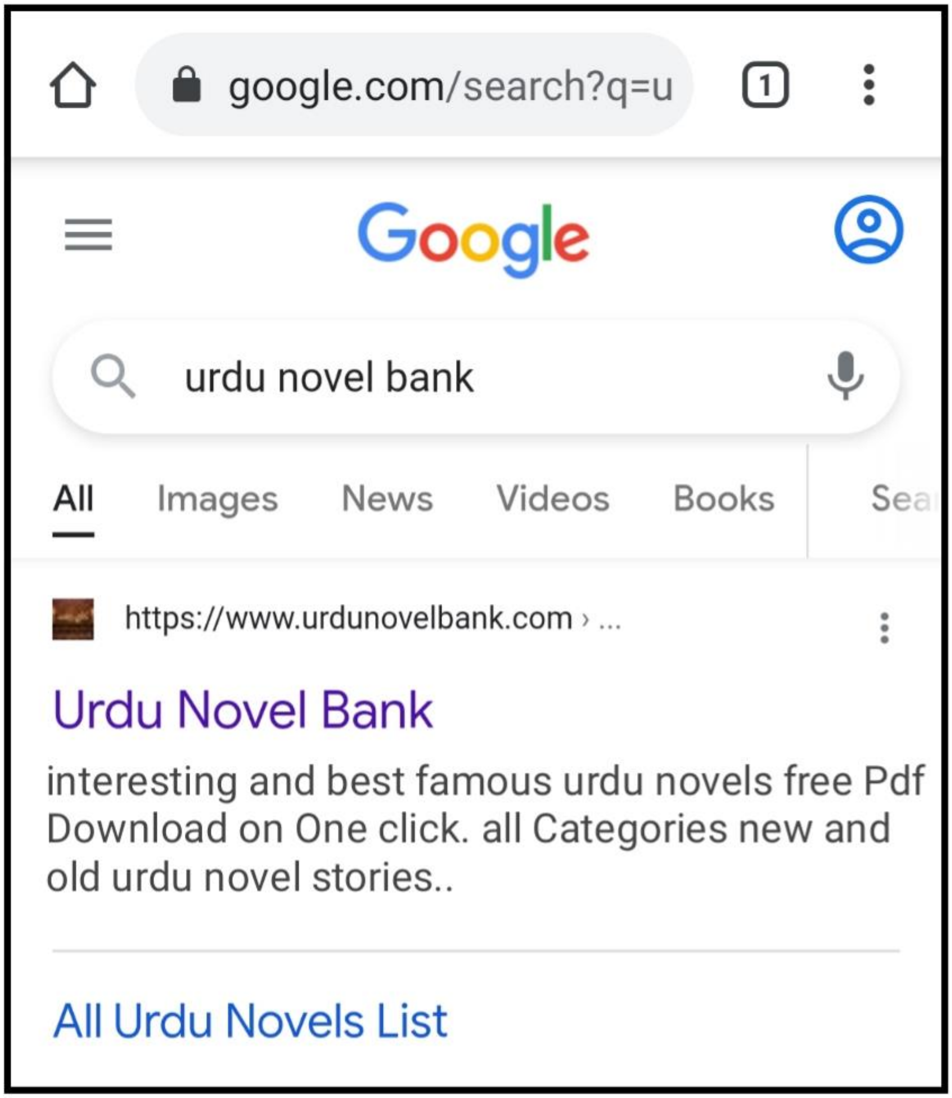

Urdu Novel Bank website
جہاں ملے آپ کو نئے
اور اچھے معیاری ناول
تمام کیٹگری میں۔۔۔
گوگل پر ٹائپ کریں
Urdu Novel Bank
اور ویب سائٹ سے
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں
مکمل ناول مفت میں

تم اپنے پیرینٹس سے بات کر کے تو دیکھو وہ مان جائینگے ۔اب کی بار نمرہ کا لہجہ

سنجیدگی لیے ہوئے تھا ۔

ایسے کیسے مان جائیں گے۔وہ زچ ہوا ۔

کیوں نہیں مانیں گے۔ تم.انکی اکلوتی اولاد ہو ۔وہ تمہاری بات کیوں رد کریں

گے۔وہ مزید ناگواری سے گویا ہوئی ۔

ماں باپ بچوں کے جتنے مرضی نخرے اُٹھا لے ۔شادی بیاہ کے معاملے میں وہ

روایتی ماں باپ ہی ثابت ہوتے ہیں ۔

لیکن میں مرحا کے بغیر کیسے رہوں گی ۔مرحا کا خیال آتے ہی اسکی آنکھوں میں

نمی اتر آئی تھی ۔

جیسے پہلے رہتی تھی ۔اور تم روز اُس سے مل لیا کرنا ۔لیکن... یہ ضد چھوڑ دو ۔

"۔ پہلے کی بات اور تھی"

توکیا تم نے س کا ٹھیکہ اُٹھا رکھا ہے ۔" اچانک نعمان کا لہجہ نمرہ کو اجنبیت "

۔ سے بھرپور ہوتا محسوس ہوا

۔ یہ کیسی بات کر رہے ہو تم ۔"وہ یک دم سنجیدہ ہوئی"

تم بات سمجھ ہی نہیں رہی ہو ۔ پچھلے پانچ ماہ سے تمہاری ایک ہی بات سن سن "

کر میرے کان پک گئے ہیں ۔اور میں تمہیں سمجھا سمجھا کر تھک گیا ہوں ۔ نعمان

۔ غصے سے بولا تو نمرہ نے فورا اپنے آنکھوں کے کناروں سے آنسو صاف کیے

۔ مطلب تم نہیں مانوں گے ۔" نمرہ نے ایک آخری کوشش کی"

نہیں... ہرگز نہیں ۔نعمان نے سخت لہجہ اختیار کیا ۔نمرہ کے اندر چھن سے "

۔ جیسے کچھ ٹوٹ سا گیا

نعمان میں لیٹ ہو رہی ہوں مجھے گھر جانا ہے۔وہ بہت دیر بعد بولی اور بولتے ساتھ ہی اُسے نے اپنا بیگ اُٹھا کر جانے کے لیے تیز تیز قدم اُٹھائے ۔ جیسے اگر وہ ایک لمحے کی بھی تاخیر کرے گی۔تو نعمان اُسے روک لے گا ۔اور وہ ہمیشہ کی طرح انکار نہیں کر پائے گی ۔لیکن اس دفعہ نعمان نے اُسے نہیں روکا۔وہ بضد تھی ۔

****

نمرہ بیٹا! یہ لو فرما گرم چائے اور ساتھ ہی تمہاری پسندیدہ پکوڑے ۔وہ اردگرد نوٹس بیڈ پر پھیلائے بیٹھی تھی۔ شائستہ بیگم چائے کی ٹرے اُٹھائے کمرے میں داخل ہوئی

اماں مجھے بلا لیا ہوتا خود کیوں تکلیف دی ۔" نمرہ نے انکے ہاتھ سے ٹرے لے " کر میز پر رکھ دی ۔

کیسی تکلیف بیٹا... وہ محبت سے بولی ۔اچھا ہوا تم جلدی آگئ ۔کچھ دیر میں مرحا بھی آتی ہو گی ۔

بھلا کیسے بھول سکتی ہوں مرحا کو ۔اسکی وجہ سے ہی تو جلدی آئی ہوں ۔وہ نوٹس سمیٹتے ہوئے بولی ۔دن یونہی گزر رہے تھے اس دوران اس نے نعمان سے کوئی بات نہیں کی۔اور نا ہی نعمان نے ہر دفعہ کی طرح اُسے منایا تھا ۔یہ بات نمرہ نے شدد سے محسوس کی تھی ۔لیکن خود سے رابطہ کرنے کی غلطی اس نے بھی نہیں کی ۔

آج وہ یونیورسٹی سے آنے کے بعد اپنے کمرے میں سونے کی غرض سے کچھ دیر لیٹی تھی ۔لیکن نیند اسکی آنکھوں سے کوسوں تھی ۔کافی دیر کروٹ لینے کے بعد وہ. اُٹھ کر بیٹھ گئی ۔اس بات کے بعد یونیورسٹی میں اسکا نعمان سے سامنا نہیں ہوا تھا ۔نیند تو اُسے ویسے بھی نہیں آرہی تھی ۔اس لیے وہ اپنی سوچوں میں

گم الماری میں رکھے کپڑے دوبارہ سے سیٹ کر رہی تھی ۔جب شائستہ بیگم اندر داخل ہوئی ۔

یہاں آؤ بیٹا.. کچھ بات کرنی ہے تم سے ۔اور یہ سب بعد میں کر لینا ۔وہ اُسے الماری کے سامنے کھڑا دیکھ کر بولی ۔

جی اماں کیا بات ہے ۔وہ انکے برابر آن بیٹھی ۔

بیٹا آج رفعت آئی تھی ۔

رفعت آپا لیک کیوں؟؟ میرا مطلب ہے کس سلسلے میں ۔اس نے فوراً تصحیح کرنا ضروری سمجھا ۔شائستہ بیگم کچھ دیر خاموش رہی ۔پھر بولی ۔

تمہارے اور ارسلان کے رشتے کے سلسلے میں آئی تھی ۔

پھر آپ نے کیا کہا انہیں؟؟ وہ. کچھ پریشان ہوئی ۔

۔ مہلت مانگی ہے کچھ دنوں کی ۔شائستہ بیگم نے ملائیمت سے جواب دیا

۔ امی..... وہ زچ ہو کر بولی

۔ دیکھو بیٹا حتمی فیصلہ تمہارا ہوگا ۔میں تم پر کسی قسم کا دباؤ نہیں ڈالوں گی

۔امی فیصلہ کرنا اتنا آسان نہیں ہے ۔نمرہ نے نظریں اُٹھا کر انہیں دیکھا

میں جانتی ہوں میرا بچہ یہ تمہارے لیے ٹف ٹائم ہو گا ۔لیکن مرحا کے بارے میں سوچو ۔کیا تم اس سے محبت نہیں کرتی؟؟

کیوں نہیں مرحا تو میری گڑیا ہے ۔ مرحا کا خیال آتے ہی اسکی آنکھوں میں نمی اتر آتی تھی ۔وہ اسکی عزیز بہن کی آخری نشانی تھی ۔تو اُسے کیسے عزیز نا ہوتی ۔

تو پھر یہ سوچو تمہارے سوا کوئی دوسری عورت اُسے ماں جیسا پیار نہیں دے سکے گی ۔اس معصوم کی زندگی کی ڈور اب تمہارے ہاتھ میں ہے ۔

اماں آپ کیا کہتی ہے ۔اس بارے میں؟؟ نمرہ نے سر جھکا لیا تاکہ آنکھوں کی نمی

۔ظاہر نا ہو

بیٹا مرحا کو سنبھلنے میں بہت وقت لگا ہے ۔وہ تو موتی کی اس لڑی کی مانند تھی

۔ ۔جو ٹوٹ کر بکھر گئی تھی

؟؟کیا تم ایک بار پھر سے اسے ٹوٹتا بکھیرتا دیکھنا چاہتی ہو

۔ نہیں.... وہ تڑپ کر بولی

کمرے میں خاموشی پھیل گئی ۔نمرہ کو یوں لگا کہ وہ جیسے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کھو بیٹھی ہے ۔وہ ہنوز ایک سی کیفیت میں بیٹھی رہی ۔ تبھی ڈور بیل

۔ نے اس خاموشی کو توڑا

میں دیکھتی ہوں مرحا ہو گی ۔شائستہ بیگم اپنی نشست سے اُٹھتے ہوئے بولی ۔مرحا نے آج کافی دنوں بعد انکی طرف چکر لگایا تھا ۔نمرہ خالی خالی نظروں سے دروازے کو دیکھتی رہی ۔ تبھی بھاگتی ہوئی مرحا اندر آئی

۔ اسلام و علیکم خالہ... مرحا نے فوراً اسکے گلے میں باہیں ڈال دی

۔وعلیکم السلام اتنی دیر کر دی آنے میں ۔وہ بھی مرحا کو پیار کرتے ہوئے بولی

وہ بابا میرے بال بنا رہے تھے ناں اس لئے دیر ہوگئی ۔مرحانے معصومیت سے اپنا سر ہلایا ۔تو اسکے بالوں کی دو پونیاں ہلنے لگی ۔اس وقت نمرہ کو یوں معلوم ہوا کے جیسے اسکے سامنے

dingdong

۔والی بلی کھڑی ہو

۔ مرحا بلی... وہ بے اختیار بولی

You say me cat??

Yes I say....

****

کبھی خود پر ناز تھا کہ میر کارواں ہم ہے

لٹے پھر قافلے ایسے کہ اترایا نہیں جاتا

نمرہ بیڈ کراون سے ٹیک لگائے کسی گہری سوچ میں گم تھی ۔دل اور دماغ کی اس جنگ نے اسکے شاداب چہرے پر صدیوں کی تھکان چھوڑ دی تھی ۔ایک آوارہ

لٹ اسکی رخسار پر جھولتی رہی اور وہ ہر چیز سے بے نیاز ہو کر سوچوں میں گم تھی

۔آج اُسے فیصلہ کرنا تھا ۔نعمان یا ارسلان میں سے کسی ایک کو چننے کا ۔وہ صبح

سے نعمان کی فون کالز کو اگنور کر رہی تھی ۔ تبھی دروازہ دھاڑ سے کھلا اور نعمان

۔ لمبے لمبے ڈاگ بھرتا ہوا اسکے قریب آکھڑا ہو گیا

نعمان تم یہاں ۔نمرہ نے فوراً سے پہلے بیڈ سے اُٹھتے ہوئے پوچھا ۔وہ بس اتنا ہی

۔کہہ سکی تھی

۔ تم مجھے اگنور کرو گی اور میں چپ چاپ بیٹھا رہوں گا ہاں؟؟ اسکا لہجہ سپاٹ تھا

۔ میرا موڈ نہیں تھا ۔اس نے رخ دوسری جانب موڑتے کوئے کہا

تو تمہارا موڈ مجھے اگنور کرنے کا تھا ۔نعمان نے اسکی نازک کلائی کو ایک جھٹکے سے

۔ پکڑ کر اسکا رخ اپنی طرف موڑا

یہ کیا بدتمیزی ہے؟؟ نمرہ نے سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں اپنا نازک ہاتھ اسکی مضبوط گرفت سے چھوڑاتے ہوئے کہا ۔

بد تمیزی؟؟ اور جو تم کر رہی ہو میرے ساتھ وہ کیا ہے؟؟ وہ بھرم ہوا ۔

مجھے کوئی بات نہیں کرنی تم سے چلے جاو یہاں سے ۔مجھے اکیلا چھوڑ دو پلیز..... وہ التجاٸ انداز میں بولی۔

ایسے کیسے چلا جاؤں ۔ میں اپنا جواب لیے بغیر کہی نہیں جاؤں گا۔بتاؤ میرا ساتھ قبول ہے یا نہیں؟؟ وہ سوالیہ نظروں سے نمرہ کو دیکھنے لگا ۔

ایک شرط پر" وہ سنجیگی سے گویا ہوئی"

شرط؟؟ کیسی شرط؟؟

کیا تم میرے لیے اپنے پیرینٹس کو چھوڑ سکتے ہو ۔نمرہ نے اسکے اعصاب پر زور دار

۔ دھماکہ کیا

یہ تم کیا کہہ رہی ہو ۔میں فقط ایک لڑکی کے لیے اپنے بوڑھے ماں باپ کو چھوڑ "

دوں ۔جنہوں نے مجھے پال پوس کر بڑا کیا ہے ۔تم ایسا سوچ بھی کیسے سکتی ہو؟

مجھ میں کم از کم اتنی ہمت نہیں ہے ۔کیونکہ میں انکی اکلوتی اولاد ہوں اور انکے

آخری وقت کا واحد سہارا ہوں ۔نمرہ اگر تم یہ چاہتی ہو ۔تو یہ بات جان لو میں ایسا

ہرگز نہیں کر سکتا ۔شاید تمہارا اور میرا ساتھ یہی تک تھا خداحافظ ۔"نمرہ پتھر کی

بنی اسے جاتے ہوئے دیکھتی رہی ۔کچھ بولنے کی ہمت ہی نہیں ہوئی ۔شاید قسمت

۔ میں یہی لکھا تھا

****

میری سوچ کو نئے موڑ پر لانے کے لئ

وہ آیا تھا فقط مجھے چھوڑ جانے کے لیے

دن گزرتا ہے قیامت کی طرح اکثر اور

شام آتی ہے نیا حشر اُٹھانے کے لیے

وہ شام جتنی خاموشی سے آئی تھی ۔اتنا ہی طوفان اور تباہی اپنے ساتھ لائ تھی ۔اور اپنے پیچھے آنسو اور پچھتاوا فضا میں چھوڑ گئ تھی ۔نمرہ بالکونی میں بھاپ اُڑتی چائے کا مگ تھامے کھڑی تھی ۔اسکی نظریں سامنے کھڑے ایک تنہا خزاں رسیدہ درخت پر جا کی تھی ۔جس پر لگے پتے نہایت سوکھے اور کمزور تھے ۔جبکہ اس سے

کمزور پتوں کو بھی درخت نے اپنے دامن میں پناہ دے رکھی تھی۔جو ہوا کے ایک تیز جھونکے سے نیچے آگرے تھے ۔ہر آنے جانے والے کے پیروں تلے روندے جانے والے یہ پتے دو کوڑی کے ہو کر رہ گئے تھے ۔خزاں کے بعد بہار آتی ہے ۔لیکن ان خزاں رسیدہ پتوں کی کبھی بہار نہیں آتی۔یہی انکی زندگی کا اختتام ہوتا ہے ۔

ایک دم موبائل کی رنگ ٹون نے اُسے چونکا دیا تھا ۔جہاں ارسلان کی کال تھی ۔وہ یقیناً اُس سے اسکا فیصلہ سننا چاہتا تھا ۔اس نے کال اٹینڈ کی ۔سلام دعا کا تکلف کیے بغیر وہ پراعتماد لہجے میں بولی ۔

ارسلان صاحب! میں مرحا کو زندگی کی کڑی دھوپ میں چلنے نہیں دونگی ۔بلکہ " ممتا کی ٹھنڈی چھاؤں بن کر اس پر سایہ کروں گی ۔اسکے پر اعتماد لہجے اور الفاظ نے مقابل کو مسکرانے پر مجبور کر دیا ۔

I am reall very grateful.

مجھے آپ سے یہی توقع تھی

نمرہ نے خدا حافظ کہہ کر سلسلہ منقطع کیا۔تو اسکی آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب اُمڈ آیا۔وہ سسک سسک کر رہ رہی تھی۔آج اس نے اپنی محبت کو منوں مٹی تلے دفن کر کے ایک فیصلہ کیا تھا۔اُس نے محبت کو قربان کر دیا تھا۔محبت میں اکثر جانیں قربان ہوتی ہے۔اور اس نے ایک ننھی سی جان کے لیے اپنی محبت کو قربان کر دیا تھا۔اپنے خواب ایک ایک کر کے جلا ڈالے اور ذہن پر لگے یادوں کے جالوں کو اُتار پھینکا۔وہ حسین لمحوں کی ٹپ ٹپ برستی بارش کو چھوڑ کر زندگی میں آگے نکل گئی تھی۔وہ ایک معصوم کے لئے تپتی دھوپ میں گھنا سایہ بن گئ۔

ختم شد

جوائن ناول بینک فیس بک گروپ

www.facebook.com/groups/NovelBank

انسٹاگرام پر ناول بینک کو فالو کریں

www.instagram.com/pdfnovelbank

بہترین اور اچھی اچھی اردو سٹوریز پڑھنے کے لئے یہ یوٹیوب چینل سبسکرائب کریں۔

https://youtube.com/channel/UCQo-i6Ll32LDErKmnsfQ5MQ